© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

گزشتہ سال علی ہجویری کی قبر کو پچاس من عرقِ گلاب سے غسل دیا گیا تھا اور اس سال اس مقدار میں ۱۵ من کا مزید اضافہ کر دیا گیا ہے ——— اور اس طرح اس عرقِ گلاب کی مقدار ۶۵ من ہو گئی ہے، جو بہا دیا گیا ——— نہ صرف ضائع کر دیا گیا بلکہ اس کے ذریعے خدا کے غضب کو للکارا گیا ——— اسی خدا تعالیٰ کے غضب کو، جس نے اپنے پاکیزہ کلام میں فرمایا ہے:

«مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت ط اتخذت بیتا ط وان اوھن البیوت لبیت العنکبوت»!

کہ "ان لوگوں کی مثال، جو اللہ رب العزت کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا مددگار بناتے ہیں، اس مکڑی کی سی ہے جو بنانے کو اپنا گھر بناتی تو ہے، لیکن بلاشبہ تمام گھروں میں سے کمزور ترین گھر مکڑی کا (جالا) ہے"!

صاحبو! ہم تم سے پوچھنا چاہتے ہیں، جو اس تقریب میں شریک تھے، کہ اس عرقِ گلاب سے صاحبِ قبر کو کیا فائدہ پہنچا؟ ——— یہ ایک سیر ہوتا یا پورا پینسٹھ من، اس کمی یا زیادتی سے کیا فرق پڑا؟ ——— صاحبِ قبر کے لیے تو یقیناً کچھ نہیں، ہاں تمہارے ایمان میں فرق ضرور واقع ہو گیا کہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال تم نے عصیانِ خداوندی اور بندگیٔ طاغوت کا مزید ۱۵ من بوجھ اپنے کندھوں پر لاد لیا ہے ——— ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وُہ فرمانِ مبارک یاد آ رہا ہے کہ دو شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے، اس قبر کے مجاوروں نے ان کو مجبور کیا کہ وُہ اس قبر پر کوئی نذر و نیاز چڑھائے بغیر وہاں سے نہیں گزر سکتے، لہٰذا اور کچھ نہیں تو کم از کم ایک مکھی مار کر ہی صاحبِ قبر کی نذر کر دیں ——— چنانچہ ایک نے تو انکار کیا اور اس انکار کی بناء پر قتل کر دیا گیا، لیکن جنت میں داخلہ کا مستحق ٹھہرا، جبکہ دوسرے نے مکھی مار کر یہ نذر گزار دی ——— لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی یہ ... کے لیے کافی ثابت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئی ــــ فاعتبروا یا اولی الابصار، کہ اس اٹھانے والے سے تو ایک مُردہ مکھی کا بوجھ بھی نہ اٹھایا جاسکا، لیکن تم نے تو پچاس پر پندرہ من کا مزید اضافہ کر لیا ہے ــــ اس قدر بوجھ اٹھا کر تم قبر، حشر، نشر اور پلصراط کی منزلیں کیونکر طے کر سکو گے؟

خدارا یہ تو سوچو، تمہاری اس حرکت اور ان مشرکین کے طرزِ عمل میں کیا فرق ہے جو اشیائے خورد و نوش پتھروں کے معبودوں کے سامنے ڈھیر کر آتے تھے۔ اور تم نے بھی اس عرقِ گلاب سے پتھروں ہی کو دھو ڈالا ــــ پھر نتائج کے لحاظ سے بھی کیا فرق ہے؟ ــــ ان کا نعرہ بھی "ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی" پر مبنی تھا ــــ اور تم بھی "ھؤلاء شفعاءنا عند اللہ" کے مزعومہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے صاحبِ قبر کی خوشنودی کے طالب ہو؟ ــــ کیا یہ انصاف ہو گا کہ ایک عمل کی پاداش میں مشرکین کو تو جہنم کے عذابِ شدید کی وعید سنائی جائے، لیکن مسلمان اسی حرکت کا مرتکب ہونے کے باوجود، بہر حال، جنت کا مستحق ٹھہرے؟

ہم نے اس مسئلہ پر گذشتہ سال بھی کتاب وسنت کی روشنی میں بالتفصیل روشنی ڈالی تھی لیکن بجائے اس کے کہ اس حرکت پر ندامت کا اظہار کیا جاتا یا اس کا نوٹس لیا جاتا، اس عصیانِ خداوندی پر اظہارِ فخر کے طور پر مزید اضافہ ہی ہوا ہے ــــ بالخصوص یہ واقعہ اس لحاظ سے اور بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ یہ اس دورِ حکومت میں ہوا ہے، جب فخریہ نفاذِ اسلام کے نعرے لگائے جا رہے ہیں ــــ کیا ہم اربابِ حکومت سے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ اس حرکت کا فوراً نوٹس لیں گے اور "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی نظریاتی بنیادوں پر تعمیر ہونے والے اس ملک میں توحید کے تقاضے پورے کریں گے ــــ کہ قرآن مجید اور سیرتِ نبوی کے مطالعہ کے بعد ہمیں اس حقیقت سے انکار ممکن نظر نہیں آتا کہ نفاذِ اسلام کی بنیادی اینٹ تو یہی توحید ہے ــــ لیکن جس کو کمزور کرنے کے لیے غسلِ قبور اور بہشتی دروازوں ایسی شرکیہ بدعات کے ارتکاب میں مسلسل، اور روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے!

وما علینا الا البلٰغ!

(اکرام اللہ ساجد)

© rasailojaraid.com